سوال

(364)نان ونفقہ نہ دینے والے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری شادی جنوری 1927ء سمہ میں تقریباً15 سال کی عمر میں ہوئی۔ اس عرصہ میں میں اپنے والدین کے گھر پر رہتی ہوں۔ میرے خاوند نے اس عرصہ میں مجھے آباد کرنے کے واسطے میری طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ اور نہ ہی اپنے گھر لے جانے کے واسطے میرے والدین سے خواہش ظاہر کی۔ آخر مجبور ہو کر میری برادری نے مجھ پر رحم کھایا۔ میری خاوند اور سسر کو اس بات پر آمادہ کیا۔ کہ میری مصیبت کو کم کرنے کے واسطے میرا خاوند دو عدد تمسکات لکھ دیوے۔ جن سے کہ میری بھلی تسلی ہوجاوے۔ کہ میرا خاوند مجھے آبندہ آباد کرلے گا۔ اور میرے ساتھ کوئی بے اعتنائی نہیں کرے گا۔ چنانچہ وہ تمسکات خریدے گئے۔ اور تکمیل بھی کئے گئے۔ مگر آخر پر میرے خاوند نے ان پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ اور وہ اپنے گھر چلا گیا۔ اور اس کے بعد میری طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ جس سے کہ میرے خاوند کی نیت میں فرق معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مجھے ہرگز آباد نہیں کرے گا۔ اس واسطے میں علمائے دین سے ملتجی ہوں۔ کہ میری بہتری اور بہبودی کے واسطے کوئی سبیل نکالیں۔ اور مجھے اس مصیبت سے نجات دلاویں۔ تاکہ آئندہ میری زندگی خراب نہ ہو اور آرام سے گزرے۔ (الف) (معرفت مولوی عبدلقیوم دنیا نگر ضلع گورداسپور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

نکاح کی غرض صرف کھانا کپڑا نہیں۔ بلکہ ضرورت خاصہ بھی ہے۔ اس لئے جو خاوند اس طرف خیال نہیں کرتا۔ اس کی منکوحہ نکاح فسخ کرانے کا حق رکھتی ہے۔ فقہاء نے تو نان ونفقہ نہ دینے والے سے بھی فسخ نکاح کا حق منکوحہ کو دیا ہے۔ دار قطنی اور بیہقی نے آپ ﷺ کی حدیث نقل کی ہے۔

الرجل لایجد ما ینفق علی امراتہ یفرق بینھا

جو مرد نان ونفقہ نہیں پاتا۔ ان میاں بیوی میں جدائی کرائی جاوے۔ نیز حدیث شریف میں آیا ہے۔ لاضرر ولا ضرار فی الاسلام کسی کو ضرر دینا اسلام میں ہرگز جائز نہیں۔ قرآن شریف میں ایک جامعہ حکم ہے۔ کہ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (عورتوں کے ساتھ عمدہ سلوک کیا کرو) اس کے خلاف ہونے سے عورت فسخ نکاح کرا سکتی ہے۔ بذریعہ پنچایت فسخ ہونا کافی ہے۔ اگر ایسا کرنے میں مقدمہ فوجداری کرنے کا خطرہ ہو۔ تو بذریعہ عدالت فسخ کرایا جائے۔ واللہ اعلم۔ (اہلحدیث امرتسر ص513جنوری 1934ء)

شرفیہ

الرجل لایسجد لئے یہ روایت صحیح نہیں۔ اور ما نحن فیہ سے بھی خارج ہے۔ باقی جواب جواب ہے۔ (ابو سعید شرف الدین دہلوی)

اصلاح

ایک صاحب فتویٰ نمبر44 مندرجہ اہلحدیث مورخہ 21جمادی الاول 1343 ہجری پ ر توجہ دلائی ہے۔ کہ غلط چھپ گیا ہے۔ جواباً تحریر کیا جاتا ہے۔ کہ واقعی غلط ہے۔ صحیح یوں ہے کہ۔

'' بیوہ کی عدت چار ماہ دس روز بحکم آیت۔

وَالَّذينَ يُتَوَفَّونَ مِنكُم وَيَذَرونَ أَزو‌ٰجًا يَتَرَبَّصنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَربَعَةَ أَشهُرٍ وَعَشرًا ٢٣٤ سورة البقرة

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2 ص339

محدث فتویٰ